پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا

کچھ کر لو نوجوانو!

کوئی کار کر لو چوری کوئی بینک لوٹ ڈالو
"کچھ کر لو نوجوانو! اٹھتی جوانیاں ہیں"
کہیں ہو گیا ہے اغوا کہیں قتل ہو گیا ہے
نیندیں اچاٹ دیتی ایسی کہانیاں ہیں۔
سینہ و سر برہنہ اور پنڈلیاں ہیں عُریاں
"بے غیرتی کی یارو اب زندگانیاں ہیں"
بستہ اٹھا کے نوکر اسکول میں ہے لاتا
یاں تک ہماری پہنچیں اب ناتوانیاں ہیں
اب گاؤں میں بھی یارو پھیلے نہ کیوں موٹاپا
ٹلکوں پہ موٹریں ہیں، برقی مدھانیاں ہیں
شاید کوئی بجٹ پر پیغام ہو خوشی کا
"حصہ میں اب ہمارے یہ شادمانیاں ہیں"
چولے بھی ہیں منقش اور بال بھی بڑھے ہیں
یہ مرد ہیں گویّے یا کہ زنانیاں ہیں
کوئی قافلہ سلامت جانے جو نہ تھے دیتے
ٹوٹی ہوئی یہ قبریں ان کی نشانیاں ہیں
اک بادشہ بھکارن کے حسن پہ فدا ہے
"الفت کی بھی جہاں میں کیا حکمرانیاں ہیں"
یہ امتیازِ رنگ و نسل و زبان تائب
اپنے ہی دوستوں کی ریشہ دوانیاں ہیں